2570-کیا خون کا عطیہ دینے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے ؟

سوال

کیا مسلمان کے لیے خون کا عطیہ کرنا حلال ہے ؟

اور اگر کوئی شخص خون کا عطیہ دے تو کیا خون دینے کے فورا بعد نماز ادا کرنی ممکن ہے ؟

پسندیدہ جواب

اگر ایسی ضرورت پیش آجائے کہ خون کا عطیہ کرنا پڑے نہ تو مریض اور نہ ہی ڈاکٹروں اور خون کا عطیہ کرنے والے پر کوئی حرج اور گناہ نہیں کیونکہ فرمان باری تعالی ہے :

.{اور جس نے اسے زندگی بخشی گویا اس نے ساری انسانیت کو زندہ کیا}.

یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ حرام نفس کی زندگی کا سبب بننے میں فضیلت ہے ، اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ ڈاکٹر حضرات اور خون کا عطیہ دینے والے لوگ اس مریض کی زندگی بچانے کا سبب بنتے ہیں جو موت وحیات کی کشمکش میں ہے ، اگر اسے خون نہ ملے تو اسے موت آسکتی ہے .

2–اس لیے بھی کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{نہیں سوائے اس بات کہ تم پر مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جو غیر اللہ کے لیے ذبح کیا گیا ہو حرام کیا گیا ہے ، اور جو شخص مجبور ہوجائے اور وہ حد سے تجاوز کرنے والا نہ ہو اور نہ ہی زیادتی کرنے والا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ، یقینا اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے}.

اس آیت میں حرام چیز استعمال کرنے والے مضطر اور مجبور شخص سے گناہ کی نفی کی گئی ہے ، اور مریض جو خون لگنے کا محتاج ہو وہ بھی مضطر اور مجبور ہے اور کسی دوسرے شخص کے لیے اسے خون دینے میں کوئی حرج نہیں.

3–شریعت اسلامیہ کے قواعد بھی خون کا عطیہ کرنے کے جواز کے متقاضی ہیں ، کیونکہ قاعدہ یہ ہے : ضروریات محظور اور ممنوع اشیاء کو مباح کردیتی ہیں ، اور ضرر و نقصان زائل کیا جائیگا ، اور مشقت آسانی وسہولت کو کھینچ لاتی ہے ، اور مریض شخص مضطر و مجبور ، اور اسے ضرر و نقصان ہونے کا اندیشہ ہے ، اور ہلاکت کے کنارے پہنچ جانے کی بنا پر اسے مشقت پہنچ چکی ہے ، تو اس کے لیے خون کا عطیہ کرنا اور اسے خون لگانا جائز ہوا .

خون کا عطیہ کرنے کی مزید تفصیل آپ سوال نمبر (2320) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں.

رہا خون نکلنے سے وضوء ٹوٹنے کا مسئلہ تو اس میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے ، بعض اہل علم نے ابودرداء رضی اللہ عنہ کی درج ذیل حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ خون نکلنے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قئ کی اور وضوء کیا"

اور انہوں نے اس پر قیاس کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ نجس ہے اور بدن سے خارج ہوا ہے .

اس حدیث کو امام احمد نے مسند احمد (449/4) اور ابو داود نے سنن ابو داود حدیث نمبر (2981) اور امام ترمذی میں سنن ترمذی حدیث نمبر (87) میں روایت کیا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور تابعین عظام اور کئی ایک اہل کی رائے یہ ہے کہ قئ اور نکسیر سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد، اسحاق رحمہم اللہ کا قول یہی ہے، اور بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ: قئ اور نکسیر میں وضوء نہیں، امام مالک، اور امام شافعی کا قول یہی ہے. انتہی، اور امام احمد سے بھی ایک روایت ہے.

امام بغوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اکثر صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے.

راجح یہ ہے کہ خون نکلنے سے وضوء نہیں ٹوٹتا، لیکن وضوء کرنا مستحب ضرور ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ:

برات اصلی: اصل میں طہارت و پاکیزگی اور وضوء قائم ہے جب تک کہ اس کے خلاف ثابت نہ ہو جائے، اور وضوء ٹوٹنے کی کوئی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہوتی، اسی لیے امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: کبھی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ آپ نے اس سے وضوء کرنا واجب کیا ہو.

شیخ ابن سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

صحیح یہی ہے کہ خون اور قئ وغیرہ سے وضوء نہیں ٹوٹتا چاہے قلیل ہو یا کثیر، کیونکہ اس سے وضوء ٹوٹنے کی کوئی دلیل نہیں ملتی، اور اصل میں وضوء باقی ہے.

2- خون کو کسی اور چیز پر قیاس کرنے کی صلاحیت نہیں کیونکہ حکم کی علت ایک جیسی نہیں.

3- خون نکلنے سے وضوء ٹوٹنے کا قول سلف رحمہم اللہ سے ثابت شدہ آثار کے مخالف ہے، ذیل میں اثر پیش کیا جاتا ہے:

عمر رضی اللہ عنہ کا زخم سے خون جاری ہونے کی حالت میں ہی نماز ادا کرنا. حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: اب تک مسلمان اپنے زخموں کی موجودگی میں ہی نماز ادا کرتے رہے ہیں.

4- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قئ کے بعد وضوء کرنا وجوب پر دلالت نہیں کرتا، کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف فعل جو امر اور حکم کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو وجوب پر دلالت نہیں کرتا، اور اس فعل میں زیادہ سے زیادہ دلیل یہ پائی جاتی ہے کہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے اس پر عمل کیا جا سکتا ہے، اسی لیے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سنگی لگوانے اور قئ وغیرہ کے بعد وضوء کرنا مستحب ہے، یہی ظاہر وجہ ہے.

مندرجہ بالا بحث کا خلاصہ یہ ہوا کہ:

خون کا عطیہ کرنا جائز ہے، اور خون کا عطیہ دینے والے شخص کے لیے خون دینے کے بعد وضوء کرنا مستحب ہے، اور اگر وہ وضوء نہ بھی کرے تو اس پر کوئی حرج اور گناہ نہیں. واللہ تعالی اعلم.

اس مسئلہ کی مزید تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ درج ذیل کتب کا مطالعہ کریں.

المختارات الجلیۃ للشیخ عبد الرحمن بن سعدی صفحہ نمبر (327) احکام الاطعمۃ فی الشریعۃ تالیف ڈاکٹر عبد اللہ الطریفی صفحہ نمبر (411) مجلۃ المجمع الفقھی عدد نمبر (1) صفحہ نمبر (32) نقل الدم واحکامہ للصافی صفحہ نمبر (27) احکام الجراحۃ الطبیۃ تالیف ڈاکٹر الشنقیطی صفحہ نمبر (580).

اور وضوء ٹوٹنے کے مسئلہ کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ درج ذیل کتب کا مطالعہ کریں.

مجموع الفتاوی (526/20) شرح عمدۃ الفقہ تالیف ابن تیمیۃ (295/1) المغنی ابن قدامۃ (234/1) توضیح الاحکام للبسام (239/1) الشرح الممتع ابن عثیمین (221/1).

واللہ اعلم.